صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

۷۳۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ علامہ وحید الزماں

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

لاہور

E-mail: nomani2004@hotmail.com

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

۷۳۲۲ احادیث نبوی کا شرح پر نور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی با ترجمہ

جلد

ششم

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی ﷺ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الزمان

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7321865

فہرست مضامین صحیح مسلم جلد ششم

عنوان	صفحہ
فضیلتوں کے مسائل	
رسول اللہ ﷺ کی نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔	۱۱
تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا۔	۱۱
رسول اللہ ﷺ کے معجزوں کا بیان۔	۱۱
آپ کے توکل کا بیان۔	۱۲
رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں اس کی مثال۔	۱۷
آپ کو اپنی امت پر کس شفقت تھی اس کا بیان۔	۱۷
آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا۔	۱۹
جب کسی امت پر اللہ کی مہر ہوتی ہے تو اس کا پیغمبر اس کے سامنے گذر جاتا ہے۔	۲۰
حوض کوثر کا بیان۔	۲۰
فرشتوں کا آپ ﷺ کے ساتھ ہو کر لڑنا۔	۲۸
آپ ﷺ کی شجاعت کا بیان۔	۲۸
آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔	۲۹
آپ ﷺ کے اخلاق کا بیان۔	۲۹
رسول اللہ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔	۳۱
بچوں پر آپ ﷺ کی شفقت کا بیان۔	۳۳
آپ ﷺ کی حیاء اور شرم کا بیان۔	۳۴
رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان۔	۳۵
آپ ﷺ کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان۔	۳۵
آپ ﷺ کا لوگوں سے برتاؤ اور تواضع	۳۶
آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے۔	۳۷
آپ ﷺ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان۔	۳۸

عنوان	صفحہ
آپ ﷺ کے پسینہ کا خوشبودار اور متبرک ہونا۔	۳۹
آپ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان۔	۴۱
رسول اللہ ﷺ کے سفید خوبصورت چہرے کا بیان	۴۳
آپ کے بڑھاپے کا بیان۔	۴۳
مہر نبوت کا بیان۔	۴۵
آپ کی عمر کا بیان۔	۴۶
رسول اللہ ﷺ کے ناموں کا بیان۔	۴۹
آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے۔	۵۰
رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے۔	۵۱
بے ضرورت مسئلہ پوچھنا منع ہے۔	۵۲
آپ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرمادیں اس پر چلنا واجب نہیں ہے۔	۵۶
آپ کے دیدار کی فضیلت۔	۵۷
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۵۷
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۵۹
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۶۲
حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔	۶۷
حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔	۶۷
حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔	۶۸
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۷۵
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۸۰
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔	۸۶

قَالَ ((كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا)).

بَابٌ فِي فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام

۶۱۶۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيْ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ

فرمایا حضرت زکریا بڑھئی تھے۔

باب : حضرت خضرؑ کی فضیلت

۶۱۶۳- حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے حضرت موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضرؑ کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں۔ انہوں نے کہا جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن میں نے ابی بن کعبؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ان سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے؟ انہوں نے کہا مجھ کو ہے (یہ بات اللہ کو ناپسند ہوئی)۔ اللہ نے ان پر عتاب کیا اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ خدا خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! میں اس سے کیونکر ملوں؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھ ایک زنبیل میں جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ بندہ ملے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ چلے اپنے ساتھی یوشع بن نون کو لے کر اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی۔ دونوں چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) کے پاس پہنچے وہاں حضرت موسیٰ سو گئے اور ان کے ساتھی بھی سو گئے۔ مچھلی تڑپی یہاں تک کہ زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا اور مچھلی کے لیے راستہ بن گیا خشک۔ حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی

(۶۱۶۳) ☆ مراد اس بندے سے خضرؑ ہیں۔ جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اس پر اتفاق ہے اور وہ لوگ ان سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے اور بعض محدثین نے ان کی حیات کا انکار کیا ہے اور اختلاف کیا ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں لیکن آری ہیں۔ اور بعضوں نے کہا فرشتے ہیں اور یہ باطل ہے۔ ثعلبی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہیں مرد والے لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوئے۔ لوگوں نے کہا وہ آخر زمانے میں مریں گے جب قرآن اٹھ جاوے گا اور وہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں تھے یا اس کے بعد۔ ان کی کنیت ابوالعباس ہے اور ان کا نام ☜

صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ

کو تعجب ہوا۔ پھر دونوں چلے دن بھر اور رات بھر اور موسیٰؑ کے ساتھی مچھلی کا حال ان سے کہنا بھول گئے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰؑ نے اپنے ساتھی سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے اور تھکے اسی وقت سے جب اس جگہ سے آگے بڑھے جہاں جانے کا حکم ہوا تھا۔ انہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر اترے تھے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے ہم کو بھلایا اس مچھلی نے تعجب سے دریا میں راہ لی۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا ہم تو اسی مقام کو ڈھونڈتے تھے۔ پھر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے ہوئے حضرت موسیٰؑ نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا تمہارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰؑ نے کہا میں موسیٰؑ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ حضرت موسیٰ نے کہا ہاں۔ حضرت خضرؑ نے کہا تم کو خدا نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا۔ حضرت خضرؑ نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکے گا اس بات پر جس کو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا خدا چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا۔ حضرت خضرؑ نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کا ذکر کروں۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا بہت اچھا۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے ایک کشتی سامنے سے نکلی دونوں نے کشتی والوں

بلیا بن ملکان ہے یا ایلیان۔ وہب بن منبہ نے کہا ان کا نام و نسب یہ ہے بلیا بن ملکان بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا۔ اور خضر ان کا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے ان کے بیٹھنے کی برکت کی وجہ سے وہ سر سبز ہو گئی۔ انتہا۔ قال النووی۔

أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ يَقُولُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ

سے کہا ہم کو سوار کر لو انہوں نے خضر کو پہچان لیا اور دونوں کو بن کرایہ (نول) چڑھالیا۔ حضرت خضر نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ ڈالا حضرت موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ کشتی والوں کو ڈبو دو یہ تم نے بڑا بھاری کام کیا حضرت خضرؑ نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے حضرت موسیٰؑ نے کہا بھول چوک پر مت پکڑو اور مجھ پر تنگی مت کرو پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضرؑ نے اس کا سر پکڑ کر اکھیڑ لیا اور مار ڈالا حضرت موسیٰؑ نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا حضرت خضرؑ نے کہا میں نہ کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا حضرت موسیٰؑ نے کہا اب میں تم سے کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہے پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے گاؤں والوں سے کھانا مانگا انہوں نے انکار کیا پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی جھک گئی تھی حضرت خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰؑ نے کہا ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا انہوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنے کی کیا ضرورت تھی) اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے حضرت خضرؑ نے کہا بس اب جدائی ہے میرے اور تمہارے میں اب میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالیٰ موسیٰؑ پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور راور

ؒ اس دیوار کے نیچے یتیموں کا مال تھا غرض حضرت خضر نے سب کام بحکم الٰہی کئے نہ کہ اپنی رائے سے اور بحکم الٰہی خون بھی درست ہے۔

گر خون بفتوی بریزی رواست

اور حضرت کا اعتراض ظاہر شرع کے رو سے تھا اور وہ بھی درست ہے۔

فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ » قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

باتیں دیکھتے اور ہم کو سناتے اور آپؐ نے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسیٰ نے بھولے سے کی پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چونچ ڈالی۔ حضرت خضرؑ نے کہا میں نے اور تم نے خدا کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کم کیا ہے۔ سعید بن جبیرؓ نے کہا ابن عباسؓ پڑھتے تھے اس آیت کو کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی ثابت کو جبر سے چھین لیتا اور چھوکرا کافر تھا۔

٦١٦٤– عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ

٦١٦٤- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا تم نے اس سے ایسا سنا ہے اے سعید! میں نے کہا ہاں۔ ابن عباسؓ نے کہا نوف جھوٹا ہے۔

٦١٦٥– عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ « إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ وَأَيَّامُ اللّٰهِ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَأَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا أَلْحَقُ نَبِيَّ اللّٰهِ فَأُخْبِرَهُ قَالَ فَنُسِّيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ

٦١٦٥- حدیث بیان کی ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جب موسیٰؑ اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے کہ انہوں نے ایکا ایک یہ کہا میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک شخص ہے زمین میں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے مالک میرے مجھ کو ملا دے اس شخص سے۔ حکم ہوا اچھا ایک مچھلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کرو جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ شخص ملے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی چلے یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے وہاں کوئی نہ ملا۔ حضرت موسیٰ آگے چلے گئے اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے ایک ہی ایکا مچھلی تڑپی پانی میں اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی طرح اس مچھلی پر بن گیا۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھی نے کہا

سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتَّى تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَكَّرَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَأَرَاهُ مَكَانَ الْحُوتِ قَالَ هَا هُنَا وُصِفَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ عَلَى حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا شَيْءٌ أُمِرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ انْتَحَى عَلَيْهَا قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَى أَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ فَذُعِرَ عِنْدَهَا

میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان سے یہ حال کہوں پھر وہ (چلے اور حضرت موسیٰ سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بھول گئے۔ جب آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ نے ان سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے۔ راوی نے کہا ان کو تھکن نہیں ہوئی جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں بڑھے پھر ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو وہاں میں مچھلی کو بھول گیا اور شیطان کے سوا کسی نے مجھ کو نہیں بھلایا اس مچھلی نے تعجب سے اپنی راہ لی سمندر میں۔ حضرت موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے۔ ان کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل بھاگی تھی وہ جگہ بتا دی۔ وہاں حضرت موسیٰ ڈھونڈنے لگے ناگاہ انہوں نے حضرت خضرؑ کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے چت لیٹے ہوئے (یا سیدھے چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جھکے نہ تھے)۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا السلام علیکم انہوں نے اپنے منہ پر سے کپڑا اٹھایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کون موسیٰ؟ حضرت موسیٰ نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ انہوں نے کہا تم کیوں آئے حضرت موسیٰؑ نے کہا اس لیے آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ۔ انہوں نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے اس بات پر جس کا تمہیں علم نہیں۔ پھر اگر تم صبر نہ کرو تو مجھ کو بتلاؤ میں کیا کروں؟ حضرت موسیٰ نے کہا جو خدا چاہے تو مجھ کو تم صابر پاؤ گے اور میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا۔ حضرت خضر نے کہا اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے حضرت خضر نے اس کا تختہ توڑ ڈالا یا توڑ ڈالنا چاہا۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم نے کشتی کو توڑ ڈالا اس

مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام ذَعْرَةً مُنْكَرَةً قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عِنْدَ هَذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْلَا أَنَّهُ عَجَّلَ لَرَأَى الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا وَلَوْ صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى أَخِي كَذَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ لِئَامًا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَأَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَأَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَدْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

لیے کہ کشتی والے ڈوب جاویں' یہ تم نے بھاری کام کیا۔ حضرت خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا بھول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو مجھ پر۔ پھر دونوں چلے' ایک جگہ بچے کھیل رہے تھے حضرت خضر نے بے سوچے اور بے کھٹکے ایک بچے کے پاس جا کر اس کو قتل کیا۔ حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر بہت گھبر گئے اور فرمانے لگے تم نے ایک بے گناہ کا ناحق خون کیا' یہ بہت برا کام کیا۔ رسول اللہؐ نے اس مقام پر فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰؑ پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے لیکن ان کو حضرت خضر سے شرم آ گئی اور انھوں نے کہا اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا' بے شک تمہارا عذر واجبی ہے اور جو موسیٰؑ صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتیں دیکھتے اور آپؐ جب کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم اور ہمارے فلاں بھائی پر خیر پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے وہاں کے لوگ بڑے بخیل تھے۔ یہ دونوں سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا مانگا کسی نے ضیافت نہ کی' پھر انکو وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی' حضرت خضر نے اس کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لیتے۔ خضر نے کہا بس اب جدائی ہے مجھ میں اور تم میں اور حضرت موسیٰ کا کپڑا پکڑا اور کہا میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے' لیکن کشتی تو وہ مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو جبراً پکڑ لیتا تھا' میں نے چاہا اس کشتی کو عیب دار کر دوں۔ جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اس کو عیب دار دیکھ کر چھوڑ دیا۔ وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اس کو درست کر لیا۔ اور چھوکرا کافر بنایا گیا تھا اس کے ماں باپ اس کو بہت چاہتے تھے' اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے

ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا لیتا اسلئے ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوسرا بچہ بدلا دیوے جو اس سے بہتر ہو اور اس سے زیادہ مہربان ہو۔ اور دیوار تو وہ دو یتیموں کی تھی شہر میں اخیر تک۔

٦١٦٦– عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

۶۱۶۶– ترجمہ وہی جو گزرا۔

٦١٦٧– عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا.

۶۱۶۷– ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پڑھا قرآن میں لتخذت علیہ اجرا۔

٦١٦٨–عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا فَقَالَ فَتَى مُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا

۶۱۶۸– عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اور حر بن قیس نے جھگڑا کیا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں۔ ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے پھر وہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نکلے تو ابن عباسؓ نے ان کو بلایا اور کہا اے ابوالطفیل ادھر آؤ میں اور یہ جھگڑ رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے؟ ابیؓ نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ایک بار موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو۔ موسیٰ نے کہا نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کیا اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھودے تو لوٹ اس بندے سے ملے گا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا بعد اس کے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ۔ وہ بولا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اس کی یاد بھلا دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے۔ پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرتؑ سے ملے۔ پھر جو

فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ)) إِلَّا أَنَّ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ.

حال گزرا وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ یونس کی روایت میں ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے لوٹے۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (1)

باب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بزرگی

٦١٦٩- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا)).

۶۱۶۹- ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکرؓ! تو کیا سمجھتا ہے ان دونوں کو جن کے ساتھ تیسرا خدا بھی ہے۔

٦١٧٠- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ

۶۱۷۰- ابوسعیدؓ سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا ہے چاہے

(1) ☆ امام ابو عبداللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ کی فضیلت میں ایک دوسرے پر۔ بعضوں نے کہا ہم ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہیں۔ پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے۔ اہل سنت یہ کہتے ہیں افضل ان سب میں ابوبکر صدیق تھے۔ اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ تھے۔ اور راوندیہ کہتے ہیں کہ حضرت عباسؓ اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ افضل صحابہ میں ابوبکر صدیقؓ ہیں پھر عمرؓ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمان پھر علی اور بعض اہل سنت نے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر مقدم رکھا ہے اور صحیح مشہور عثمانؓ کی تقدیم ہے۔ ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چاروں خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعت الرضوان والے۔

قاضی عیاض نے کہا بعضوں کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپ کی حیات میں گزر گئے وہ ان سے افضل ہیں جو آپ کے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے۔ اور یہ فضیلت قطعی ہے یا ظنی' ظاہر اور باطن دونوں میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ اسی طرح اختلاف ہے کہ عائشہؓ اور خدیجہؓ میں کون افضل ہیں اور عائشہؓ اور فاطمہؓ میں۔ اور خلافت حضرت عثمانؓ کی صحیح ہے بالاجماع اور وہ مظلوم شہید ہوئے۔ ان کے قاتل فساق اور فجار اور ارذل تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ کی خلافت بالاجماع صحیح ہے اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا۔ اور معاویہ صحابہؓ میں سے ہیں اور ان کی لڑائی شبہ پر بنی تھی اور اجتہاد پر جس کو وہ صحیح جانتے تھے۔ اسی وجہ سے بعضے لڑے اور بعضے الگ رہے۔ بہر حال سب صحابہ عدول ہیں اور ان کی روایت اور شہادت مقبول ہے۔ (نووی مختصراً)

(۶۱۶۹) ☆ ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے ان اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون سے۔ اور اس حدیث میں بیان ہے آپ کے توکل عظیم کا اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے کہ انہوں نے ایسے وقت میں آپ کا ساتھ دیا اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا خاک پڑے ان کے منہ پر جو ایسے جاں نثار وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں۔

(۶۱۷۰) ☆ نووی نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو' یہ بات حضرت کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہ اور عائشہ اور ابوبکر اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنہم۔ قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث میں